دل کی بات

''خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج''

۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد پاکستان اور امریکہ دوستی کا ایک نیا سفر شروع ہوا۔ عالمی استعمار اور اس کے گماشتوں نے اسے دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف اعتدال پسندی اور روشن خیالی کا سفر قرار دیا۔ سیانوں نے اسی وقت کہا تھا کہ یہ روشنی نہیں تاریکی کا سفر ہے۔

ہمارے سینوں پر ''فرنٹ لائن اسٹیٹ'' کا تمغہ سجا کر ہمیں ''لاجسٹک سپورٹ'' کے کام پر لگا دیا۔ ''شاہِ وقت'' نے سنی اَن سنی کردی اور گردوپیش سے بے پروا ہو کر اپنوں سے دشمنی اور غیروں سے دوستی کا تاریخی کردار ادا کیا۔ طالبان حکومت کا زوال تو وقتی بات تھی۔ اس کے نتائج بہر حال ہمیں ہی بھگتنا تھے۔

ویسے تو پاکستان کا ''عظیم دوست'' امریکہ مسلسل کئی بار پاکستانی سرحدوں اور فضائی حدود کی خلاف ورزیاں کر چکا ہے لیکن ۱۳؍جنوری ۲۰۰۶ء کو باجوڑ ایجنسی کے گاؤں ڈمہ ڈولہ پر بمباری نے عالمی شہرت حاصل کر لی ہے۔ ہمارے بہت ہی ''پیارے دوست'' امریکہ نے اس کارروائی کو اپنا حق دوستی قرار دیا ہے۔ القاعدہ کے ایمن الظواہری اور دیگر مطلوب لوگوں کی موجودگی کو بہانہ بنا کر پاکستانی سرحد سے چالیس کلو میٹر اندر آ کر ہمارے دوست نے بمباری کی اور ۱۸؍افراد قتل کر ڈالے۔

بیٹھے بیٹھے حکم دے اٹھے وہ میرے قتل کا
جب کہا یہ کیا ؟ کہا اندازِ معشوقانہ تھا

صدرِ پاکستان، وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اپنے دوست امریکہ کو ''سخت جھاڑ'' پلائی اور آئندہ ایسے واقعات کے اعادہ سے منع کیا۔ لیکن امریکی سینیٹر جان میکین نے جواباً کہا کہ ہم آئندہ کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ چنانچہ ایک سناٹا چھا گیا اور وزیر اعظم کو امریکہ طلب کر لیا گیا۔ الحمدللہ وہ خیریت سے واپس بھی آ گئے ہیں۔

مجلس عمل اور اے آر ڈی کے رہنماؤں نے باجوڑ جا کر پاکستانی بھائیوں کا دکھ بانٹنا چاہا۔ مگر انہیں جانے سے روک دیا گیا۔ ملک بھر میں احتجاج ہوا تو وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے فرمایا: اب بس بھی کرو، امریکہ معافی نہ مانگے تو ہم اس سے دوستی ختم نہیں کر سکتے۔

اِدھر سابق صدر محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ''ہماری فوج بلوچستان اور وزیرستان میں وہی کردار ادا کر رہی ہے جو بھارتی فوج کا مقبوضہ کشمیر میں ہے۔'' ہمارے نزدیک مشرقی پاکستان کا آموختہ پھر دہرایا جا رہا ہے۔ صدر کی حالیہ تقریر کے بعد ملک میں یہ انقلاب آیا ہے کہ کالا باغ ڈیم پس منظر میں چلا گیا ہے۔ منڈا ڈیم اور بھاشا ڈیم بنانے کی باتیں ہونے لگی ہیں۔ پنجاب کے ''نیک'' وزیر اعلیٰ مخلوط میراتھن ریس کو پاکستان کے دفاع اور سلامتی کے لیے لازم و ملزوم سمجھنے لگے ہیں۔ امریکی افواج کشمیر اور سرحد میں تو پہلے ہی موجود ہیں اور واپس جانے سے سخت الرجک ہیں۔ جب ''دوستوں'' کو اپنے گھر میں آزادی کے ساتھ یوں آنے جانے کی اجازت دی جائے گی تو نتیجہ وہی ہو گا جس کا مظاہرہ باجوڑ میں ہوا۔ قوم کی بچیوں کو سڑکوں پر دوڑاؤ گے تو کل تمہاری بچیاں بھی دوڑیں گی۔ خدارا! یہیں رُک جاؤ، غضبِ الٰہی کو دعوت نہ دو اور اللہ سے معافی مانگ لو:

قول سچا ہے جو بوؤ گے سو کاٹو گے
ہے یہ گنبد کی صدا ' کان لگا ، غور سے سن